www.novelsclubb.com
راز
دعا رحمان
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

راز

از

دعا رحمان

www.novelsclubb.com

باب نمبر ۱

زندگی کی کہانی

کہیں مہکتے ہوئے گیسو

کہیں بہتے ہوئے آنسو

کہیں محرومیت کا دکھ

کہیں مبحوتیت کا دکھ

کہیں ہے جسم و جان کا غم

کہیں ہے سارے جہاں کا غم

کہیں پیوستہ جزبے ہیں

www.novelsclubb.com

کہیں برخستہ حربے ہیں

کہیں جینے کی خواہش ہے

کہیں مرنے کی سازش ہے

یہانسان کی کہانی ہے

یہی تو زندگانی ہے۔۔

(یہ ایک ہسپتال کا منظر ہے)

www.novelsclubb.com

یہ ایک ہنگامی صورت حال تھی پے در پے مریض سٹریچر زپہ ہسپتال میں لائے جارہے تھے ڈاکٹر ریلوی سٹیشن پر۔۔۔ نازنین کیا ہوا! کب ہوا !

کیسے ہوا! یہ ظروری نہیں ہے ظروری یہ ہے کہ ہم نے ان کی جان بچانی ہے بس

ڈاکٹر نے جھلا کر کہا تھا۔

پتہ نہیں آج ڈاکٹر ہٹلر کے جانشین کیوں بنے ہوئے ہیں نازنین منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہوئی سٹریچرز کو دھکیلتے ہوئے ایمرجنسی کی جانب بڑھ گئی اور ساتھ ہی ڈاکٹر بھی۔

نازنین کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا مریض کو درد ہو رہا ہے وہ مر رہا اسکو اس سے فرق نہیں پڑتا تھا اسے بس اپنی ڈیوٹی پوری کرنی ہوتی تھی یہ نہیں تھا کہ وہ لاپرواہ تھی وہ بہت اچھی اسسٹنٹ سرجن تھی پر جزبات سے اسکا کوئی واسطہ (یعنی اس کی نظر میں محبت کے علاوہ کچھ اہم نہیں تھا!) نہ تھا۔۔بس وہ جزباتی تھی امیر باپ ک بگڑی ہوئی اولاد۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف مریظوں کے کراہنے کی آوازیں ڈاکٹر شہرام سکندر کے دل کو چیر رہی تھیں یہ نہیں تھا وہ بہت حساس تھا وہ نہیں جانتا تھا محبت کیا ہوتی ہی لیکن وہ کسی کو مرتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔

علی تم ان لوگوں کو دیکھو جن بینڈیجز کی ضرورت ہے(اللہ پلیز ڈاکٹر مجھے اپن ساتھ چلنے کا کہیں ناز نین زیر لب دعا کر رہی تھی)رافیع تم اوپریشن ٹھیٹر میں سر جری ٹیبل تیار کرو اور ناز نین تم(اللہ پلیز اس نے دل ہی دل میں کہا)تم میرے ساتھ چلو گی۔ شکر ہے اس نے سکون کی سانس لی ڈاکٹر یہ بہت بری طرح جل چکی ہیں انکی سر جری ہے۔ سر

(she is no more She was died at sport)

وہ ساتھ مریضوں کی حالت شہر ام سکندر کہ بتاتی جا رہی تھی۔

کی ظرورت ہے (Intubation)سر انکی سانسیں چل رہی ہیں انکو انٹیو بیشن

جلدی(اس نے جلدی پہ زور دیا تھا)(laryngoscope)لیر نگو سکوپ جلدی لے کر آؤ۔انٹیو بیشن ایک ایسا طریقہ کار ہے جو کسی کی زندگی بچانے میں مدد کر سکتا ہے جب کوئی سانس نہیں لے سکتا

ٹیوب ایئر وے کو کھلا رکھتی ہے تاکہ ہوا پھیپھڑوں تک پہنچ سکے۔انٹیوبیشن عام طور پر ہسپتال میں ایمرجنسی کے دوران یا سرجری سے پہلے کی جاتی ہے۔

انٹیوبیشن ایک ایسا عمل ہے جہاں صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والا کسی شخص کے منہ یا ناک کے ذریعے ایک ٹیوب ڈالا جاتا ہے،

ٹیوب ٹریچیا کو کھلا رکھتی ہے تاکہ ہوا گزر سکے۔ٹیوب ایک مشین سے جڑ سکتی ہے جو ہوا یا آکسیجن فراہم کرتی ہے۔

وہ ہاسپٹل کے کوریڈور میں ریسپشن کے ساتھ پڑی ہوئی کرسیو پر بیٹھا اب اس کا آف ٹائم تھا اب جو بھی سرجری ہونی تھی وہ ڈاکٹر فراز کے ذمے تھی وہ گھر جا سکتا تھا لیکن پھر بھی وہ بلاوجہ بیٹھا تھا۔

اس نے اپنے سفید کوٹ کی جیب سے اک شیشی نکالی بے رنگ مایا اس نے اپنے ہاتھوں پر انڈیلا(وہ سینیٹائزر تھا)ہاتھوں کو ملتے ہوئے سرمئی آنکھیں وارڈ کے بند دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

کل رات کا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے کسی سلائیڈ شو فلم کے طرح چل رہا تھا
۔آج اس کو جاگتے ہوئے دوسرا دن تھا لیکن اسے نیند ابھی بھی نہیں آ رہی تھی۔

یہ پرسوں رات کی بات ہے جب وہ ہاسپٹل سے تھکا ہوا اس سفید اور نیلے رنگ سے آرستہ گھر کے کچن میں داخل ہوا تھا۔جب اس نے کچھ کھانے کی گرز سے فرج کھولنا چاہی لیکن فرج مقفل تھی اس حیرت نہیں ہوئی تھی کیونک یہ معمول بن گیا تھا وہ عادی تھا ان سب کا بس ابھی ہمت نہیں ہے صبح کھالونگا ابھی پانی پی لیتا ہوں بس اس نے پانی پینے کی گرز سے گلاس سٹینڈ سے گلاس اٹھایا ہی تھا کہ اسے اپنے عقب سے آواز آئی ٠٠ اڈھٹ مرے تھے تو پیدا ہوئے تھا شہرام سکندر اس آواز پر شہرام نے ہاتھ می پکڑے کانچ کے گلاس پر اپنی گرفت اور مظبوط کر لی۔

کتنے ڈھیت ہو نہ تمہاری عرصے سے کتے والی کر رہے ہیں سوری ہمارے گھر کے کتے کی بھی تم سے زیادہ عزت ہے وہ اب اس کے بلکل سامنے کھڑے بے دری کے ساتھ چار انگلیوں سے اسکی پڑپڑی پر زرب لگا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکراتے ہوئے اپنے کوڑے دانتوں کی نمائش کر رہا تھا شہرام نے گہری سانس لی اور ہاتھ میں پکڑے گلاس پر اپنی گرفت اور مظبوط کی تم پر میرے باپ نے ترس کھایا تھا اب اسکی ہمت جواب دے گی اُس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا گلاس زور سے دیوار پہ دے مارا چھناک سے زمین ہو گیا۔

اور سنو میر وہاج: تمہارے (اس نے تمہارے پر زور دیا ساتھ ہی اسکے سینے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا) باپ نے مجھ پر نہیں خود پر ترس کھایا تھا وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بول رہا تھا یہ اس نے شہادت کی انگلی سے کچن میں چروں طرف اشرہ کرتے ہوئے (چبھتی ہوئی نظریں ہنوذ اسی پر مرکوز تھیں) کہا یہ گھر میری ماں جہیز میں لائی تھی پہلے یہ میر جعفر کا ہوا پھر میر وہاج کا جب تک میر وہاج تمہیں (اس نے میر وہاج کے سینے پر دستک دی) تمہیں جب اس مرغی نے سونے کے انڈے دینا بند کر دیے تم اپنی اوکات دکھانے پر آگ ئے ہاں اس نے ہکارت سے کہا تھا میں شہرام سکندر

تم پر اور اس گھر۔۔۔۔بلکہ نہیں اس نے سر کو نفی میں دائیں بائین ہلایا تھا تم پر تھوکتا ہوں۔

میر وہاج تم نے اور تمہارے باپ نے مجھ سے میری ماں کہ چھینا ہے شہرم نے اپنے سینے پر دستک دی۔وہ رو نہیں رہا تھا نہ وہ غصہ کر رہا تھا نہ ہی وہ ڈر رہا تھا کچھ بہت الگ تھا شہرام سکندر کے لہجے میں آنکھوں میں جو میر وہاج جیسے آدمی کو خوف آیا تھا۔کیا تھا وہاں؟کیا تھا اس سب میں جو میر وہاج کو ڈر لگا تھا۔

ہاں وہ نفرت ہی تو تھی۔ناپسندیدگی اور نفرت الگ چیزیں ہیں جب ہمیں کوئی اچھا نہیں لگتا ہم اسے نفرت کا نام دیتے ہیں۔

کوئی آپ کو اچھا نہیں لگتا بس اس کی زاہری شخصیت کی وجہ سے تو وہ ناپسندیدگی ہوتی ہے نفرت نہیں۔

پتہ ہے نفرت کب پیدا ہوتی!جب آپ سے آپکی دنیا چھن جاتی ہے،آپ کے رشتے چھن جاتے ہیں،آپ کے پاس سب کچھ ہونے کے باوجود آپ خالی ہاتھ رہ

جاتے ہیں، نفرت بس رویوں کی وجہ سے نہیں ہوتی ہر اس چیز، ہر اس انسان بلکہ ہر اس جگہ سے نفرت ہو جاتی ہے جس نے آپ کو توڑ دیا، اکیلا چھوڑ دیا۔

پتہ ہے! نفرت کی ایک اور اقسام بھی ہے حسد اور نفرت حاسدیوں کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

شاید ہی آگ آگ لگانے میں اتنی تیز نہ ہو جتنی تیز یہ حسد ہوتی ہے آگ لگانے میں

۔

شہرام سکندر کا بڑا بھائی جو کہ اس کا سگہ بھائی نہیں تھا وہ اس کے سوتیلے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا جو شہرام سے چودہ سال بڑا تھا وہ بھی اس حسد کی آگ میں جل رہا تھا اور یہ آگ آہستہ آہستہ شہرام کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔

شہرام مذید کچھ بولے بغیر میر وہاج کو شعلہ وار نگاہوں سے دیکھتا رہا۔۔۔ پھر وہ کچن سلیپ پر رکھے کانچ کے گلاسوں کے سٹینڈ کو ایک جھٹکے سے زمین پر گرا کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا منظر سے غائب ہو گیا۔

یہ تو طہ تھا وہ مذید یہاں نہیں رہے گا۔

وہ اب بغیر کسی منزل کا تعین کیے اپنی گاڑی کو سڑک پر دوڑا رہا تھا جب ہی اسے ہسپتال سے ایمر جنسیکیس کی کال مصول ہوئ اور پھر اس نے ہسپتل کی راہ لی۔

آج ۱۳ایمر جنسی کیس آچکے تھے اور تیسرا تو ایک ہادسہ تھا آج کا دن صرف شہرام سکندر پر ہی نہیں بلکہ پوری دنیا پر بھاری تھا۔۔۔

نازنین کی آواز نے شہرام کی سوچو کا تسلسل توڑا وہ ریسیپشن کاؤنٹر پر اپنی کونی ٹکائ ڈاکٹرز کا مخصوص نیلا یونیفارم پہنے کھڑی تھی۔

اس کی آنکھیں ماتھے سے ذرا اندر گھسی ہوئ تھیں وہ بالوں کی ہمیشہ بینگز ہی رکھتی تھی اور عموماًانھیں اونچی پونی ٹیل میں باندھے رکھتی تھی وہ دبلی پتلی سی گوری رنگت والی پنچ فٹ چار انچ کی لڑکی اپنے نام کی طرح بہت نازک نازنین تھی بلاشبہ وہ پیاری لگتی تھی لیکن اس نقوش میں کچھ بھی سہرانے کے قابل نہ تھا ہاں اس کی ہائٹ اور زہانت ہمیشہ قابل تعریف رہی ہے۔

وہ اور بھی بہت کچھ بتا رہی تھی لیکن شہرام سکندر کی سماعتوں میں اک بات ٹھہر گئی تھی ڈاکٹر ہم بیڈ ۳ کے پیشنٹ مومن خان کو نہیں بچا سکے۔

کون؟ وہی جن کو تھرڈ ایمر جنسی کیس میں انٹیوبیٹ کیا تھا شہرام کی طرف سے سوال ہوا تھا۔

جی ڈاکٹر وہی نازنین کی طرف سے جواب آیا تھا۔

نازنین کے اعتراف نے گویا شہرام کے جسم سے خون کا آخری قطرہ تک نچوڑ لیا تھا۔۔

وہ تنکے کی طرح اٹھ کر نازنین کے روبرو کھڑا ہو گیا وہ بلیک پینٹ پر موو کلر کی شرٹ پہنے ہوئے تھا وہ وجیح شخصیت کا مالک چھ فٹ کا گندمی رنگت کا حامل ایک خو برو مد تھا۔

شہرام اسے کچھ بتنا چاہتا تھا مگر زبان ملنے سے انکاری تھی قرم بھاری ہو رہے تھے سر کا درد حد سے صوا ہونے لگا تھا۔۔

شہرام نے کرسیوں پر رکھی اپنی جیکٹ اٹھائی، وہ چند لمحوں میں منظر سے غائب ہو چکا تھا۔

نازنین کو اب اندازہ ہوا تھا یہ بات اتنی نارمل نہیں ہے جتنی وہ سمجھ رہی ہے۔

****

تم اسے گواہ دو گی، وہ میری امانت ہے، تمہیں اسے مجھے واپس کرنا ہے، تمہیں میری امانت کو سنبھال کہ رکھنا ہو گا۔

وہ اسے سیاہ اندھیرے میں بس وہ سنہری آنکھیں ہی چمکتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

سنو! یہ تو بتاؤ تم کون ہو کہاں ملو گی کچھ تو بتاؤ لیکن وہ سنہری آنکھیں کسی محلول کی طرح ہوا میں تحلیل ہو گئی تھیں۔

وہ اس کی تلاش میں ڈورتی جا رہی تھی یہ ایک سیاہ تنگ ارو تاریک گلی میں بھاگ رہی تھی وہ تھک گئی تھی اسے روشنی نظر آ رہی تھی لیکن اس کے قدم آگے بڑھنے سے انکاری تھے وہ تھک کر وہیں دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے زمین پر بیٹھتی چلے گئ

(رنگ، رنگ، رنگ) وہ اس آواز پہ اور بھی سہم گئتی (اس نے کال پک کی تھی

ہیلو، سلیپنگ اس بیوٹی سو رہی ہوا بھی تک پتا ہے۔۔۔میں تھوڑی دیر تک کال کرتی ہوں فرمان وہ بمشکل لفظ ادا کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دہر، دہر آریواوکے، کیا ہوا تمہیں؟ طبیعت تو ٹھک ہے؟ گھر میں کسی نے تو کچھ نہیں کہا؟ تم ٹھک تو ہونا؟ اس نے ایک ہی سانس میں اتنے سوال پوچھ ڈالے وہ پریشان ہی تو ہو گیا تھا۔

اتنی سانس کیوں پھولی ہوئی ہے تمہاری تم بولو تو یار۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں میں ٹھیک ہوں ظاہری سی بات ہے سو رہی تھی فون کی بیل کافی غیر متوقع تھی اس لیئے ڈر گئی اور مجھے یاد ہے آج میری مس مالٹا کے ساتھ میٹنگ ہے تھینک یوں (وہ اب قدرے پرسکون تھی) اس سے پہلے کے فرمان کچھ کہتا دہر نے کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔

اب خواب کا اسر زائل ہو چکا تھا ایسے خواب اسے اکسر آتے تھے اس میں کوئی نئی بات نہیں تھی۔

وہ اپنے چہرے پہ مسکراہٹ سجائے اپنے کھلے بالوں کو جوڑے میں باندھ رہی تھی۔

کہیں (virtual assistant) فرمان خان کو اگر دہر رزا کا ورچول اسسٹنٹ غلط نہیں ہو گا۔ (وہ اب لحاف سے آزاد ہو کر الماری سے اپنا استری شدہ سوٹ نکال کر باتھروم میں غم ہو گئی تھی)

دہر کو کوئی میٹنگ ہو یا کوئی اپائنمنٹ، کسی دوست کی سالگرہ ہو یا شادی ہر چھوٹی سے چھوٹی اور ہر بڑی سے بڑی بات فرمان کو یاد ہوتی تھی۔

ابھی پچھلے دنوں کی بات تھی دادا کا روٹین چیک اپ تھا اور فرمان نے کال کر کے یاد دلوایا تھا۔

وہ ساتھ سمندر پار بیٹھ کہ بھی اسکے کتنا قریب تھا اس کی خاموشی کے پیچھے کی وجہ ساری دنیا میں بس وہی تو سمجھ سکتا تھا وہی تو اسکے ویران دل کو اپنی باتوں سے سیر اب کر سکتا تھا وہی تو تھا جو اسے اپنا لگتا تھا کیا تھا وہ اس کا دوستت، کمفرٹ زون، دکھ سکھ کا ساتھی اس کا ہو نسلہ وہ اس کا سب کچھ تھا۔

" تمھیں پتا ہے فرمان دہر کا مطلب کیا ہے؟ دہر کا مطلب ہے " قائنات اور تم اس قائنات میں اللہ کا بھیجا ہوا فرمان ہو۔

وہ شیشے میں اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے نہایت محبت سے بولی تھی۔

روز ایسے ہی تو ہوتا تھا دن اسکی یاد پہ چڑھتا تھا اور اس کی یاد پہ ختم ہو جاتا تھا۔

وہ اب آئینے کے سامنے بلکل تیار کھڑی تھی۔مہرون ولوٹ کی شرٹ کے ساتھ ہم رنگ ولوٹ کا ٹراوٗزر اور شال اس طرح شانو پہ پھیلا رکھی تھی کہ اس کے دونوں پلو آگے کو گرتے تھے وہ سردیوں میں اسی طرح شال لیا کرتی تھی۔

بال سادہ جوڑے میں باندہ رکھے تھے۔

میک کہ نام پر اس نے صرف لپسٹک لگا رکھی تھی۔

اسکا کہنا تھا جب بندہ مہرون شید کی میٹ لپسٹک لگا لے تو مذید کسی بناوٗ سنگھار کی ضرورت نہیں رہتی اور دہر کی تو اس رنگ میں جان بستی تھی۔

اسکی سہلیاں اسے بہت ٹوکتی رہتیں یار یہ اتنا اوور لگتا ہے بندہ،اپنی عیج سے بھڑا لگتا ہے،شادی شدہ عورتیں لگاتی ہیں،لیکن مجال ہے کہ دہر کہ کان پہ جوں بھی رینگ جائے بس وہ یہ کہہ کر انکا منہ بند کروا دیتی تھی مجھے یہ پسند ہے تمہیں تو نہیں کہہ رہی کہ تم بھی لگاوٗ۔

وہ آئینے میں اپنی اوپر آخر نظر ڈالتے ہوئے ڈریسنگ سے اپنا موبائل اٹھا کمرے سے باہر نکل گئی۔

اسکا کمرہ بلائی منزل پہ تھا سیڑیوں کے سامنے لاونج تھا ابھی دہرنے لاونج کا رخ لیا تھا اس کے کانوں میں نانا جان کی مہربان آواز گونجی میرا بچہ کیسا ہے! آج میری گڑیا اتنی دیر سے اٹھی ہے وہ نانا کی طرف لپکی تھی اور نانا جان نے بھی اپنے بازو وا کیے تھے وہ جب تک اپنے نانا جان کے گلے لگ نہیں جاتی تھی اس کا دن نہیں چڑھتا تھا اگر وہ کبھی بیمار بھی ہو جاتے تو وہ ان کا ہاتھ چومے بغیر ان سے دعا لیے بغیر کہیں نہیں جاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ارے لڑکی گھر میں ابا کے علاوہ بھی مقین رہتے ہیں نہ کوئی سلام نہ دعا یہ سکھاتی ہے تمہاری موٹی موٹی کتابیں تمہیں کھالا پلا کر اتنا بڑا کیا۔

ممانی سمینہ کچن میں برتن دھوتے ہوئے بولے جا رہی تھیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ناناجان مجال ہے جو آپکی بہو کی زبان کو بریک لگ جائے لائے کہاں سے تھے آپ)

انھیں ہاں کینچی کیا ہی تیز ہو گی جو انکی زبان تیز ہے استغفراللہ وہ دونوں لاؤنج کے

ایل شیپ صوفے پہ بیٹھے سمینہ کو انگور کر رہے تھے نانا نے اس کے سوال کے

جواب میں کہا وزیرہ باد کی رہنے والی ہے کہتے ہیں وہاں کی چھریاں اور کینچیاں

بہت تیز ہوتی ہیں وہ تو آپکی بہو کی زبان بتا ہی رہی یہ بات سو فیصد سچ ہے وہ دہر

(اپنے نانا کی بات س محضوظ ہوئی تھی

اوپن کچن تھا اس لیے سمینہ بیگم نے انکی یہ کاروائی دیکھ لی تھی مانو یہ سب تو سمینہ

کے سر پر لگی اور تلوں پہ بجھی وہ اب آستینے چڑھائے لاونج اور کچن کی ملحقہ سڑی پہ

آن کھڑی ہوئی تھیں۔

اباجی دیکھیں آپ نہ اپنی پوتی کو غلط باتیں سکھا رہے ہیں یہ عادتیں پکی ہو جاتی ہیں

کل کو اپنے سسرال میں جا کر یہ حرکتیں کرے گی نہ چوٹی سے پکڑ کر باہر کریں گے

اب یہ بچی نہیں ہے چھبس برس کی ہو گئی ہے۔اب اسے بچوں کی طرح ٹریٹ نہ کیا کریں آپ نہ اس کے سب بڑے دشمن ہیں وہ جلی کٹی سناتی جارہی تھی۔

بس سمینہ جو دل میں آرہا بولتی چلی جارہی ہو وہ غصے میں نہیں کہہ رہے تھے ان کا انداز دوٹوک تھا میں اب ایک اور لفظ نہ سنو تمہارے منہ سے تمہیں بھی تو۔۔۔

اچھانانا بس کریں اب آپ لوگوں کی ڈبلیو ڈبلیو ایف شروع ہو گئی تو میں آفس کے لیے نہیں جاسکوں گی۔وہ جانتی تھی وہ یہی کہیں گے کہ تمہیں بھی تو میں برداشت کر رہا ہو ناتمہاری حرکتیں دو دن بھی گھر بسانے والی نہ تھی اور نہ ہیں پھر بھی تیس سال سے تمہرا گھر بچا ہوا ہے نا۔

بس دہر کو کبھی اچھا ہی نہیں لگا کہ وہ بحث کا موضوع بنے۔

سمینہ گویا ان دونوں پہ مٹی ڈال کہ اپنے کام میں لگ گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اچھا دادا میں چلتی ہوں وہ بس میز سے اپنا بیگ اور کیز اٹھا کر جانے کو تیار تھی کہ سمینہ آواز نے اسے روک لیا۔

دہر۔۔

جی ممانی دہر نہیات بیزار ہوئی تھی۔فرمان کی کال آئی تھی کوئی

آمم نہیں دو دن ہو گ ۓ اس کی تو مجھ ۓ کوئی کال ہی نہیں آئی اور نہ میسج کیا دہر نے کھڑے کھڑے جواب دیا۔مصروف ہو گا میرا بچہ مجھ سے بھی نہیں بات ہوئی آ سکی سمینہ نے نارمل سے انداز میں کہا اب وہ قدرے ٹھنڈی ہو چکی تھیں

۔شکر ہے دہر نے سکھ کا سانس لیا۔

میری توبہ نانا میں اگر انہیں بتادوا بھی صبح آپ کے فرزند نے مجھے ہازی لگوادی ہے توانکو تو ایسی مرچیں لگیں گی کہ بغیر جہاز کے اپنے بیٹے کی کلاس لینے اٹلی پہنچ جائیں گیں۔اس نے جھک کے نانا کے کان کے پاس سر گوشی کی اور گھر سے نکل گئ وہ اب اور سمینہ بیگم کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ لابی کے گیٹ عبور کر چکی تھی جب پیچھے سے سمینہ بیگم کی آواز آئی ناشتہ نہیں کرنا تھا تم نے۔

نہیں دہر نے مڑے بغیر کہا۔

بہت جلدی یاد نہیں آگیا ویسے بھی آپکی جلی کٹی باتوں سے میرا پیٹ بھر چکا وہ بڑ بڑاتی ہوئی اپنی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔

اس نے وہ سب باتیں ناناجان کے سامنے مزاک میں اڑادیں تھیں لیکن یہ باتیں نہیں چابک تھے۔

دہر کو بہت رونا آرہا تھا نہیں دہر ابھی نہیں ابھی تو پورا دن پڑا ہے تم ابھی سے تھک گی تم بہت سٹرانگ ہو یہ تو بس باتیں ہیں

ڈونٹ فوکس اون دیم۔

کمن اون دہر تمہیں کوئی فرک نہیں پڑتا اس نے خود کمپوز کرتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔ شفیق بابا نے دروازہ کھول دیا تھا۔

اس نے گہری سانس لی اور گاڑی کو اپنے صفر پہ روانہ کر دیا۔

****

رات کا پچھلا پہر تھا ہر جگہ سنسان تھی تم جہاں بھی دیکھو گے تمہیں سب کچھ دھندلا دکھائی دے گا کیونکہ یہ جنوری کا مہینہ ہے اور لاہور میں سردی اس مہینے میں اپنے جوبن پہ ہوتی ہے شاید دھند کی وجہ سے کچھ بھی ٹھیک سے واضح نہ تھا۔

ایک کتا اس کی گاڑی سے ٹکرایا تھا لیکن صد شکر کہ وہ مرا نہیں تھا اس لیے وہ گاڑی کو روک کہ وہیں گاڑی کے بعنٹ کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا یہ نہیں تھا کہ اسے اپنی فکر تھی کہ اسے کچھ ہو جائے گا لیکن کوئی تھا جسکو شہرام سکندر کی ضرورت تھی

اور شہرام کو اس کے لیے جینا تھا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ خود کو ہنگامی صورتحال سے دور رکھتا تھا۔ابھی تک شہرام کی سماعتوں میں ایک ہی آواز ٹکرا رہی تھی۔

سر ہم بیڈ 3 کے پیشنٹ کو نہیں بچا سکے۔

سر ہم بیڈ 3 کے پیشنٹ کو نہیں بچا سکے۔

نازنین سٹاپ اٹ۔

بس کر دوں۔

www.novelsclubb.com

بس اب تم کچھ نہیں بلو گی۔

سر ہم بیڈ 3 کے پیشنٹ کو نہیں چا سکے۔

وہ شکشت خوردہ لہجے میں بولتا ہوا گاڑی کے بونٹ کے ساتھ بیٹھتا چلا گیا تھا۔اسے خود کو نارمل کرنا تھا اس کا ذہن شدید توڑ پھوڑ کا شکار تھا۔اسے کوئی ایسا انسان چاہیے

تھا جو اسے سنے، پھر سمجھے اور پھر اسے کو دلاسہ دے اسے اس وقت کوئی چاہئے تھا جو اس کے بکھرے ٹکڑوں کو خود میں سمیٹ لے۔

ایک وجہ تو اس کی ستیلے بھائی کے ساتھ تلخ کلامی تھی ہلانک یہ تلخ کلامی تو ہر آئے دن ہوتی رہتی تھی لیکن وہ اسکا عادی نہیں ہو سکا تھا ہمیشہ ہی میر وہاج کی باتیں اس کو بے چینن کر دیتیں تھیں اور رہی سہی کسر اس اکسیڈینٹ میں ہونے والی ڈیتھ نے پوری کر دی تھی۔

اس نہ اپنے ذہن پہ زور ڈالا کون تھا جو اسے ہیل کرے۔

زرناب "نہیں وہ تو خود پریشان ہو جائے گی رونا شروع کر دے گی نہیں میں اس " وقت اسے بلکل نہیں بہلا سکتا،" سمیر "نہیں وہ تو پنڈی گیا ہوا ہے،" الیشا نہیں وہ بھی نہیں اسے تو میرے سے لڑنے کے علاوہ کچھ نہیں آتا شہرام نے بدمزہ ہو کر سر جھٹکا تھا۔

اور اور کون تھا اسنے اپنے گھٹنے پیٹ کے ساتھ لگاتے ہوئے دونوں بازوں ان کے گرد ہمائل کیے تھے۔

ہاں میں کیسے بھول سکتا ہوں انہیں وہ ایک جھٹکے سے اپنی ٹانگوں کو بازوؤں سے آزاد کرتے ہوئے اٹھا تھا اور ساتھ ہی "اللہ اکبر""" اللہ اکبر" کی میٹھی میٹھی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اور اس کو اپنی روح کے اندر تازگی اترتی محسوس ہوئی اس نے "اللہ اکبر" کے جواب بے شک کہا جب وہ زات اتنی بڑی ہے تو میں کیوں مایوس ہو رہا ہوں کیوں پریشان ہو رہا ہوں اس کی رحمت کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں وہ تو میری شاہ رگ سے بھی قریب ہے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ "(گواہی دیتا ہوں کہ کوئی خدا عبادت کے لائق نہیں ہے مگر اس خدا کے جو تنہا ہے اور کوئی شریک نہیں رکھتا۔)

اَشْھَدُ اَنْ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ("یعنی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی خدا عبادت کے لائق نہیں ہے
مگر اس خدا کے جو تنہا ہے اور کوئی شریک نہیں رکھتا۔)

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ (حضرت محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے
پیغمبر اور اس کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔)

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ (حضرت محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے
پیغمبر اور اس کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ (نماز کے لیے جلدی کریں۔)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ (نماز کے لیے جلدی کریں۔)

حَیَّ عَلَی الْفَلَاح (فلاح اور نجات کی طرف جلدی کریں۔)

حَیَّ عَلَی الْفَلَاح (فلاح اور نجات کی طرف جلدی کریں۔)

اَللہُ اَکْبَر (اللہ سب سے بڑا ہے)

www.novelsclubb.com

اللہُ اَکبرؕ (اللہ سب سے بڑا ہے)

لَااِلٰہَ الاَّ اللہُ (کوئی خدا عبادت کے لائق نہیں سوائے اس خدا کے جو تنہا ہے اور شریک نہیں رکھتا۔)

اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ (بے شک نماز دین سے بہتر ہے)

اسے لگ رہا تھا یہ آزان اللہ کی آواز اور یہ سب اللہ تعالیٰ اسی ہو کو کہہ رہے اب اس نے اپنی گاڑی کا رخ مسجد کی طرف کر لیا تھا۔

وہ جانتا تھا رب کے حضور سجدہ کنے سے وہ ہیل ہو گا اور اس کا مسیحا بھی اس یہیں ملے گا جس نے ہمیشہ اس کی اصطلاح کی اس کو اس کے رب کے قریب کیا اسے اس وہ بھی اللہ کے گھر میں ہی ملیں گے۔